البلاغہ الواضحۃ

کے نوٹس

ضروری عربی تعریفوں
کے ساتھ اور مشکل امثلہ کے
تراجم کے ساتھ۔

نوٹس میں لکھائی سمجھنے میں دشواری ہو تو معذرت ہے، آدھے ہاتھ کی خرابی کی وجہ سے لکھنے میں مشکل درپیش آتی ہے اس نوٹس میں عربی تعریفیں اور مشکل مثالوں کے ترجمے ذکر کیے گئے ہیں تاکہ طلباء کو قاعدہ مثال اور وضاحت سمجھ آجائے۔

کیلئے کلمات کا انتخاب غلط ہو جائے گا اور سننے والے پر مفہوم مشتبہ ہو جائے گا۔ جیسے بیت الحاکم ألسنتہ فی المدینۃ

بلاغت کی تعریف:

أما البلاغة فهي تأدية المعنى الجليل واضحا بعبارة صحيحة فصيحة، لها في النفس أثر خلاب، مع ملاءمة كل كلام للموطن الذي يقال فيه والأشخاص الذين يخاطبون۔

بلاغت کہتے ہیں کسی اہم مفہوم کو واضح طریقے پر ایسی صحیح اور فصیح عبارت سے ادا کرنا جس کا مخاطب کے دل میں اثر ہو اور ساتھ ہی وہ [illegible] کلام مقتضی حال کے مطابق ہو یعنی جس مقام اور جگہ میں وہ کلام کیا جا رہا ہے یا جن لوگوں سے کلام کیا جا رہا ہے وہ کلام ان کے مطابق ہو۔

اسلوب کی تعریف:

الأسلوب الذي هو المعنى المصوغ في ألفاظ مؤلفة على صورة تكون أقرب لنيل الغرض المقصود من الكلام، وأفعل في نفوس سامعيه۔

و [illegible]

فصاحت کلام کی پہلی شرط ضعف تالیف سے خالی ہو۔

ضعف تالیف کہ کلام مشہور نحوی قاعدے کے مطابق نہ ہو۔ جیسے ضمیر کا مرجع پہلے ہو تاکہ ضمیر سے لفظاً اور رتبتاً یا حکماً رتبتاً لو ہو جیسے

جزی بنوہ ابا غیلان عن کبر

وحسن فعل کما یجزی سنمار

دوسری شرط تنافر کلمات

بعض کلمات بعض کلمات سے اسطرح ملے ہوئے ہوں کہ اسکی سبب سے ان کا بولنا اور سننا زبان اور کان پر ثقیل ہو۔ جیسے

وقبر حرب بمکان قفر

ولیس قرب قبر حرب قبر

تیسری شرط تعقید لفظی سے خالی ہو۔

کہ کلام اپنے مراد کی معنی پر دلالت کرنے میں مخفی ہو اور پوشیدہ ہو۔ جیسے تو کہے۔

ما قرأ إلا واحداً محمد مع کتابا اخیه

چوتھی شرط تعقید معنوی سے خالی ہو۔

کہ متکلم کسی مفہوم کو بیان کرنے کیلئے کلمات کو انکے اک کے حقیقی معنی کے علاوہ میں استعمال کرے جیسے

فصاحت کی تعریف:

الفصاحة في اللغة تنبئ عن البيان والظهور، يقال افصح الصبي في منطقه اذا بان وظهر كلامه، وتقع في الاصطلاح وصفا للكلمة والكلام والمتكلم۔

بلاغت کی تعریف (دروس البلاغة سے تعریف)

البلاغة في اللغة: الوصول والانتهاء يقال: بلغ فلان مراده اذا وصل إليه وبلغ الركب المدينة إذا انتهى إليها وتقع في الاصطلاح وصفا للكلام والمتكلم۔

ذوقِ سلیم کی تعریف

والذوق السليم هو العمدة في معرفة حسن الكلمات وسلاستها وتمييز ما فيها من وجوه البشاعة ومظاهر الاستكراه۔

ذوقِ سلیم یہ ایک ایسا ملکہ ہے جس سے کلمات میں حسن سلاست کی پہچان [illegible] ہوتی ہے اور کلمات میں پائے جانے والے کراہت کے اسباب اور ناپسندیدگی کے مظاہر کے درمیان [illegible] تمیز ہوتی ہے۔

اسلوب: ایسے الفاظ میں ڈھالے گئے مفہوم کو کہتے ہیں کہ وہ الفاظ ایسی صورت پر ترتیب دیئے گئے ہوں جو کلام سے معنیٰ مقصود کے حصول کے زیادہ قریب ہو اور سننے والے کے دل پر زیادہ اثر انداز ہو۔

تشبیہ کی تعریف

بیان أن شیأ أو اشیأ شارکت غیرها فی صفة أو أکثر، بأداة هی الکاف أو نحوها ملفوظة أو ملحوظة۔

تشبیہ اس بات کے بیان کرنے کو کہتے ہیں کہ ایک چیز یا کچھ چیزیں دوسری کسی چیز کیساتھ ایک صفت یا زیادہ صفتوں میں شریک ہیں حرف تشبیہ کاف یا اس کے مانند کے ذریعے، وہ ادات تشبیہ لفظوں میں مذکور ہوں یا نہ ہوں لیکن ملحوظ ہوں۔

جیسے أنت کالاسد فی الشجاعة۔ آپ بہادری میں شیر کی طرح ہیں اس میں مخاطب کو شیر کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس میں أنت مشبہ ہے۔ اور کالاسد مشبہ بہ، ک ادات تشبیہ اور الشجاعة وجہ شبہ۔

ارکان تشبیہ 4 ہیں۔ ①(مشبہ) ②مشبہ بہ) ③(ادات تشبیہ) ④ وجہ شبہ

وجہ شبہ کا مشبہ کے مقابلے میں مشبہ بہ میں زیادہ واضح اور قوی ہونا ضروری ہے۔

علم البدیع المحسنات اللفظیة

1) الجناس: هو ما یکون لفظان متشابهان فی النطق
مختلفان فی المعنی۔

جناس اسکو کہتے ہیں کہ 2 لفظ بولنے میں ایک جیسے ہوں اور
معنی میں مختلف ہوں اسکی 2 قسمیں ہیں۔

(1) جناسِ تام (2) جناسِ غیرِ تام

(1) جناسِ تام وہ ہے کہ جس میں 2 لفظ چار چیزوں میں متفق
ہوں یعنی نوعِ حروف (الف، با، تا، ثا، ج) وغیرہ شکل یعنی
ہیئت حروف (حرکت، سکون وغیرہ)، تعداد حروف اور ترتیب حروف

(1) نوعِ حروف (2) شکل (3) تعداد (4) ترتیب

جنسِ غیرِ تام وہ ہے کہ جس میں 2 لفظان چار امور یعنی
(نوع، ہیئت، تعداد، ترتیب) میں سے کسی ایک میں مختلف ہوں۔

جنسِ تام کی مثال: ما مات من کرم الزمان فانّہ
یحیا لدی یحیی بن عبد اللہ

وہ زمانے کے کرم کی وجہ سے نہیں مرا اسلئے کہ وہ یحیی بن عبد اللہ کے پاس زندہ رہے گا۔
(وضاحت) یہاں "یحیا و یحیی" میں جنسِ تام ہے، پہلا یحیا
حیاۃ مصدر کا فعل ہے اور دوسرا علم (نام) ہے۔

کنایہ

تعریف: الكناية هو اللفظ الذي يستعمل فيقال مع المعنى اللزوم، ويجوز أيضاً أخذ المعنى الأصلي۔

وہ لفظ جس کو بول کر اس کا لازم معنی مراد لیا جائے ساتھ ہی اس کا اصلی معنی مراد لینا بھی جائز ہو۔

مثال: كثير الرماد وہ بہت زیادہ راکھ والا ہے۔

اس میں کنایہ کیا گیا ہے زیادہ راکھ سے اس کا سخی ہونا ہے

کنایہ کی اقسام: مکنی عنہ کے اعتبار سے کنایہ کی 3 اقسام ہیں۔

(1) مکنی عنہ صفت ہوگا (2) مکنی عنہ موصوف ہوگا۔

مکنی عنہ نسبت ہوگا۔

(1) مکنی عنہ صفت ہوگا: كثير الرماد إذا ما شتا

اس میں اس کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ بہت سخی ہے۔

(2) مکنی عنہ کا موصوف ہونا: المجد بين ثوبيه والكرم تحت ردائه۔

اس میں مکنی عنہ موصوف ہے اور وہ بزرگی کی نسبت اس کی عزت کی طرف کی ہے

(3) مکنی عنہ نسبت ہوگا: الضاربين بكل أبيض ~~مخذم~~ مخذم والطاعنين مجامع الأضغان

یہاں پر بغض و کینہ کے جمع ہونے کی جگہ سے کنایہ کیا گیا ہے وہ دل ہے

مجازِ عقلی

تعریف: المجاز العقلي: هو إسناد الفعل أو ما في معناه إلى غير ما هو له لعلاقة مع قرينة مانعة من إرادة الإسناد الحقيقي۔

مجازِ عقلی وہ فعل یا معنیٔ فعل کی غیر ما ھو لہ کی طرف نسبت کرنا ہے۔ کسی علاقے کی وجہ سے ایسے قرینہ کیسا تھ جو اسنادِ حقیقی کو مراد لینے سے مانع ہو۔

مثال حَفَرَ عَلِي بَاشَا التُّرْعَةَ المَحْمُودِيَّةَ۔ علی پاشا نے نہر کھودی

(وضاحت) بادشاہ کے کار ندے نہر کھودتے ہیں بادشاہ نہیں۔ یہاں بادشاہ سبب ہے تو فعل کی نسبت سبب کی طرف کر دی گئی۔

اسنادِ مجازی: فعل کے سبب یا فعل کے زمانہ یا فعل کے مکان یا فعل کے مصدر کی طرف ہوتی ہے۔ یا مبنی للفاعل کی نسبت مفعول کی طرف یا مبنی للمفعول کی نسبت فاعل کی طرف کرنے سے ہوتی ہے۔

(۱) فاعل کی مفعول کی طرف نسبت: عِيشَةٌ رَاضِيَةٌ۔

(۲) مفعول کی فاعل کی طرف نسبت: القلم كتب۔

(۳) مکان کی طرف نسبت: نَهَرٌ جَارٍ (۶) مصدر کی طرف نسبت: جَدَّ جِدُّهُ

(۵) فعل کے سبب کی طرف نسبت: بنى الأمير المدينة۔

(۴) فعل کے زمانے کی طرف نسبت: نَهَارُهُ صَائِمٌ

5) اعتبار ما کان "مِنَ النَّاسِ مَن يَأكُلُ القَمحَ" بعض لوگ گیہوں کھاتے ہیں۔
یہاں گیہوں بول کر روٹی مراد لی گئی ہے، روٹی جو پہلے گیہوں تھی۔ تو یہ مجاز مرسل
ہوا اور علاقہ "اعتبار ما کان" ہے۔

6) اعتبار ما یکون "سَأُوقِدُ نَارًا" میں عنقریب آگ جلاؤں گا۔
یہاں نار بول کر ایندھن مراد ہے جو بعد میں آگ بنتے ہیں۔ یہ مجاز مرسل
ہے اور علاقہ "اعتبار ما یکون" ہے۔

7) محلیت "وَاسأَلِ القَريَةَ" آپ بستی سے پوچھ لیں۔
یہاں قریۃ بول کر یعنی (محل) بول کر اہل قریہ مراد لیا گیا ہے
یعنی (حال) مراد لیا گیا ہے اور علاقہ محلیت کا ہے۔

8) حالیت "فَفِي رَحمَةِ اللهِ هُم فِيهَا خَالِدُونَ"
یہاں رحمت بول کر جنت مراد ہے اور علاقہ حالیت کا ہے
والمشرفية ملء اليوم فوقهم
اور یہاں بھی "یوم" (حال) بول کر فضا (محل) مراد ہے اور علاقہ
حالیت کا ہے۔

مجاز مرسل کے کچھ علاقے یہ ہیں۔

(1) سببیت (2) مسببیت (3) جزئیت (4) کلیت (5) اعتبار ما کان (6) اعتبار ما یکون (7) محلیت (8) حالیت۔

(1) سببیت عَظُمَتْ یدُ فلانٍ۔ اس میں عظمت سے مراد اس کی نعمتوں کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں عظمت نہیں بلکہ وہ سخی ہے۔

(2) مسببیت اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ نباتاً۔ یہاں پر مسبب بیان کیا ہے کہ آسمان سے نباتات نہیں بلکہ آسمان سے پانی برستا ہے اس سے نباتات پیدا ہوتے ہیں۔

(3) جزئیت اَرْسَلَتِ العُیُونَ لِیَتَّطَلِعَ علی أحوال العَدُوِّ۔
یہاں جزء یعنی آنکھ بول کر کل یعنی مکمل جیتا جاگتا جاسوس مراد لیا گیا ہے۔

(4) کلیت یجعلون أصابعهم فی آذانهم
یہاں کل مطلب پوری انگلیاں بول کر انگلی کے پورے (Finger Tip) مراد لیا گیا ہے۔

استعارۂ تمثیلیہ

تعریف: الاستعارة التمثيلية تركيب استعمل في غير ما وضع له لعلاقة المشابهة مع قرينة مانعة من إرادة معناه الأصلي۔

استعارۂ تمثیلیہ وہ ترکیب ہے جو غیر موضوع لہ میں مستعمل ہو مشابہت کے علاقے کی وجہ سے اور ساتھ ہی حقیقی معنی مراد لینے سے مانع قرینہ بھی ہو۔

مثال: "حَلَّ اللَّيثُ مَنِيعَ غَابِهِ" شیر اپنی کچھار میں داخل ہوگیا یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب مجاہد سفر سے اپنے وطن واپس لوٹ رہا ہو اور یہ حقیقی معنی میں مستعمل نہیں ہے بلکہ مجازی معنی میں ہے۔

مجاز مرسل

تعریف: الكلمة استعملت في غير معناها الأصلي لعلاقة غير المشابهة مع قرينة مانعة من إرادة المعنى الاصلي۔

مجاز مرسل وہ کلمہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنی میں مستعمل ہو مشابہت کے علاوہ کسی علاقے کی وجہ سے ساتھ ہی حقیقی معنی مراد لینے سے مانع قرینہ بھی ہو۔ مثال: يجعلون أصابعهم في آذانهم

(وضاحت) یہاں پر انگلیوں کو مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ کان میں انگلی کو داخل کرنا دشوار ہے جبکہ پورے (Finger Tip) کو داخل کیا جاتا ہے۔

استعارہ مرشحہ / مجردہ / مطلقہ

1) استعارہ مرشحہ وہ استعارہ ہے جس میں مشبہ بہ کے مناسب کو ذکر کیا جائے۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی فما ربحت تجارتھم۔

(وضاحت) اس مثال میں خریدنے (اشتروا) سے استعارہ لیا گیا ہے اور مشبہ بہ کے ملائم کو ذکر کیا گیا ہے کہ وہ تجارت میں نفع کا نہ ہونا۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو خرید لیا ہدایت کے بدلے لیس ان کو یہ تجارت فائدہ نہ

2) استعارہ مجردہ اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ مشبہ کا مناسب ذکر کیا جائے۔

مثال: فأذاقها الله لباس الجوع والخوف

(وضاحت) یہاں پر لباس پہننے کا ذکر ہے اور لباس پہنا جاتا ہے چکھا نہیں جاتا لہذا یہ ... اسکے ملائم ہوا۔

3) استعارہ مطلقہ اس کو کہتے ہیں جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کے مناسبات ... سے خالی ہو۔ مثال ینقضون عھد اللہ

(وضاحت) یہاں پر کوئی ملائم ذکر نہیں۔

ترشیح اور تجرید کا اعتبار اسی وقت ہوگا جب کہ استعارہ اپنے قرینہ لفظیہ یا حالیہ سے پورا ہو چکا ہو، اس لئے استعارہ تصریحیہ کے قرینے کو تجرید اور مکنیہ کے قرینے کو ترشیح نہیں کہا جاتا ہے۔

(2) مکنیہ وہ جس میں مشبہ بہ کو حذف کر دیا ہو اور مشبہ بہ کے لوازمات کو ذکر کیا گیا ہو۔ مثال: واخفض لهما جناح الذل من الرحمة۔

(وضاحت) اسی میں مشبہ بہ پرندے کو حذف کیا گیا ہے۔

استعارہ اصلیہ / مکنیہ

استعارہ اصلیہ اس وقت ہوگا جب لفظ اسم جامد کے طور پر جاری ہو۔

مثال: كتابٌ أنزلناه إليك لتخرج الناس من الظلمات إلى النور

وضاحت اس مثال لفظ (ظُلُمات) اور (نُور) کو بطور استعارہ لیا گیا ہے اور یہ اسم جامد ہیں کیونکہ ان سے گردان نہیں چلتی۔

استعارہ تبعیہ اس وقت ہوگا جب کہ جس لفظ استعارہ جاری ہوا ہے وہ اسم مشتق ہو یا فعل ہو۔ مثال أولئك على هدى من ربهم۔

(وضاحت) یہاں پر [على هدى] سے استعارہ کیا گیا ہے کہ ہدایت پر ہیں۔ یعنی حق پر یا اسلام پر ہیں۔

ہر استعارۂ تبعیہ کا قرینہ استعارۂ مکنیہ ہوتا ہے مگر جب استعارہ تبعیہ اور مکنیہ میں سے کسی ایک میں استعارہ جاری کر دیا جائے تو دوسرے میں اس کا جاری کرنا جائز نہیں ہوگا۔

استعارہ تصریحیہ / مکنیہ

تعریف: الاستعارۃ من المجاز اللغوی، وھی تشبیہ حُذِفَ أحدُ طرفیہ، فعلاقتھا المشابھۃ دائماً، وھی قسمان:
(۱) تصریحیۃ، وھی ما صُرِّحَ فیھا بلفظ المشبہ بہ۔
(۲) مکنیۃ، وھی حُذِفَ فیھا المشبہ ورمز لہ بشیء من لوازمہ

استعارہ مجاز لغوی میں سے ہے اور یہ ایسی تشبیہ ہے جس میں سے طرفین (مشبہ اور مشبہ بہ) میں سے ایک محذوف اور اس میں علاقہ ہمیشہ مشابہت کا ہو۔

مثال: واخفض لھما جناح الذُّلِّ من الرَّحمۃ:
(وضاحت) یہاں پر (الطائر) لفظ پرندہ محذوف ہے۔
اس کی 2 اقسام ہیں۔ (۱) تصریحیہ (۲) مکنیہ

۱) تصریحیہ وہ جس میں مشبہ بہ کو صراحتاً ذکر کیا گیا ہو
مثال: فَأمطرت لؤلؤاً من نرجسٍ وسَقَت
وَرداً وعضّت علی العنّابِ بالبَرَدِ
یہ موتی ہے یا نرگس گلاب نے پنکھڑیاں گرادی، اور انگوروں پر برف گر گئے
(وضاحت) اس میں مشبہ بہ ذکر ہے اور وہ بعد والا جملہ ہے۔

تشبیہ مقلوب

تشبیہ مقلوب کی تعریف: التشبیہ المقلوب: هو جعل المشبه مشبهًا به والمشبه به مشبهًا للمبالغة فی الوصف۔

تشبیہ مقلوب وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کی جگہ الٹ دی جاتی ہے، اس دعوے کیساتھ کہ مشبہ مشبہ بہ سے زیادہ افضل ہے۔

مثال: وَبَدَا الصَّبَاحُ كَأَنَّ غُرَّتَهُ وجهُ الخليفةِ حينَ يُمتَدَحُ

اور صبح نمودار ہوگئی اور صبح کی روشنی گویا کہ خلیفہ کا چہرہ ہے جب اسکی تعریف کی جاتی ہے

(وضاحت) اس میں مشبہ کو مشبہ بہ کی جگہ رکھا اور کہا کہ صبح کی روشنی خلیفہ کے چہرے کی مشابہ ہے جیسے خلیفہ کا منہ کھل جاتا ہے جب اسکی تعریف کی جائے۔

x — x — x

مجاز لغوی

مجاز لغوی کی تعریف:

هو اللفظ المستعمل فی غیر ما وضع له لعلاقة مع قرينة مانعة من إرادة المعنى الحقيقی۔

وہ لفظ جو اپنے غیر موضوع لہ میں استعمال ہو کسی علاقے کی وجہ سے اس کے ساتھ کہ حقیقی معنی مراد لینے سے کوئی قرینہ مانع ہو۔

مثال: فلانٌ يتكلّم بالدُّرر۔

(وضاحت) فلاں شخص موتیوں سے کلام کرتا ہے۔ یہاں موتی مجازی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی قیمتی الفاظ کے ساتھ یا اچھے الفاظ کیساتھ

3) مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا یہ اس وقت ہوگا جب کہ مشبہ تشبیہ سے پہلے مذکورہ صفت کے ساتھ اجمالی طور پر معروف و مشہور ہے۔ اور تشبیہ اس صفت کی مقدار کو بیان کر دیتی ہے۔

مثال: فیها اثنتان وأربعون حلوبة
سودًا [illegible] كخافية الغراب الأسحم

[illegible] اس میں (جگہ) بیالیس دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں۔ جو رنگ میں [illegible] اتنی سیاہ ہیں جیسے کالے کوے کی چونچ

(وضاحت) اس میں کالے ہونے کی مقدار کو بیان کیا جا رہا ہے۔

4) مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مشبہ کی طرف ایسی شئے منسوب کی جائے جس کو پختہ کرنے کی اور مثال سے وضاحت کی ضرورت ہے

مثال: إنّ القلوب إذا تنافر ودّها
مثل الزجاجة كسرها لا يجبر

بے شک دلوں کی محبت ٹوٹ جائے تو وہ شیشے کی طرح ہوتی ہے جو دوبارہ نہیں جڑتی۔

(وضاحت) یہاں ٹوٹے ہوئے دلوں کو ٹوٹے ہوئے شیشوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور ساتھ میں اس کی وضاحت کی کہ ٹوٹا شیشہ نہیں جڑتا۔

مشبہ کو مزین کرنا یا اس کی قباحت بیان کرنا۔
سوداء واضحة الجبين كمقلة الظبي الغرير

(وضاحت) اس میں اس کی خوبصورتی کو بیان کیا جا رہا ہے۔

اغراضِ تشبیہ

تشبیہ کے اغراض و مقاصد زیادہ ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

1) مشبہ کے امکان کو بیان کرنا یہ اسوقت ہوتا ہے جب مشبہ کی طرف ایسی انوکھی چیز کی نسبت کی جائے کہ اس کا انوکھا پن بغیر بیان کیے ختم نہ ہو۔

مثال: فَإِن تَفُقِ الأَنامَ وَأَنتَ مِنهُم
فَإِنَّ المِسكَ بَعضُ دَمِ الغَزالِ

اگر تم لوگوں سے بڑھ جاؤ حالانکہ تم انہی میں سے ہو۔ کیونکہ مشک بھی غزال کے خون سے نکلتی ہے

اس مثال میں ممدوح کی مدح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ بعض خوشبوئیں ہرن کے خون سے بنتی ہیں تو یہ ہرن کی مدح بیان کی جا رہی ہے۔

(2) مشبہ کی حالت کو بیان کرنا یہ اسوقت ہوتا ہے جب مشبہ تشبیہ سے پہلے اس صفت کیساتھ مشہور نا ہو تو یہ تشبیہ مذکورہ وصف کیساتھ اسکا متصف ہونے کا فائدہ دیتی ہے۔

مثال: فَإِنَّكَ شَمسٌ وَالمُلوكُ كَواكِبٌ
إِذا طَلَعَت لَم يَبدُ مِنهُنَّ كَوكَبُ

آپ سورج ہیں اور دوسرے بادشاہ ستارے
اجب سورج طلوع ہوتا ہے تو ان ستاروں میں سے کوئی ظاہر نہیں ہوتا

اس میں (مشبہ بادشاہ) کی حالت بیان کی جا رہی ہے کہ وہ جب اپنی ریاست میں نکلتا ہے تو اس کی حالت سورج کی طرح ہے جیسے ستاروں سے سورج نکلتا ہے۔

تشبیہ ضمنی

التشبیہ الضمنی: تشبیہ لا یوضع فیہ المشبہ والمشبہ بہ فی صورۃ من صور التشبیہ المعروفۃ، بل یلمحان فی التراکیب وھذا النوع یؤتی بہ لیفید أن الحکم الذی إلی المشبہ ممکن۔

تشبیہ ضمنی وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کی معروف صورت میں ذکر نہ کیا جائے بلکہ کلام کی ترکیب میں دونوں کو اشارۃ ذکر کیا جائے اور تشبیہ کی یہ قسم اس بات کا فائدہ دینے کیلئے استعمال کی جاتی ہے کہ مشبہ کی طرف جس حکم کی نسبت کی گئی ہے وہ ممکن ہے۔

مثال: قد یشیب الفتی ولیس عجیبا
أن یری النور فی القضیب الرطیب

یہاں پر کوئی بھی مشہور صورت ذکر نہیں کی گئی جس سے یہ سمجھ آ سکے کہ یہ تشبیہ بیان کی گئی ہے۔

اقسام تشبیہ

(1) تشبیہ مرسل جس میں ادات تشبیہ مذکور ہو۔ انت کالیث فی الشجاعۃ

(2) تشبیہ مؤکد جس میں ادات تشبیہ مذکور نا ہو۔ انت لیث فی الشجاعۃ

(3) تشبیہ مجمل جس میں وجہ شبہ حذف ہو۔ انت کالیث

(4) تشبیہ مفصل " " " " مذکور ہو۔ انت لیث فی الشجاعۃ

(5) تشبیہ بلیغ جس میں ادات تشبیہ اور وجہ شبہ محذوف ہو۔ انت لیث

تشبیہ تمثیل:

یسمی التشبیہ "تمثیلاً" اذا کان وجہ الشبہ فیہ صورۃ منتزعۃ عن من متعدد۔

تشبیہ تمثیل کو تشبیہ تمثیل اسوقت کہتے ہیں جب وجہ شبہ اس میں متعدد چیزوں سے اخذ کی ہوئی صورت ہو۔

اور غیر تمثیل کی تعریف اسکی ضد میں ہے۔

تشبیہ تمثیل کی مثال: وکأنّ الھلال نونٌ لجینٍ غرقت فی صحیفۃ زرقاء

ابتدائی راتوں کا چاند گویا کہ چاندی کی مچھلی ہے جو نیلے طشت میں ڈوب رہی ہے۔

تشبیہ غیر تمثیل کی مثال: ھذا الشیء کالمسک فی الرائحۃ

یہ چیز خوشبو میں مشک کی طرح ہے

اسکی میں وجہ شبہ ایک ہی چیز سے ہے اور وہ خوشبو ہے۔

اسلوبِ حکیم

"اسلوبِ حکیم" کہتے ہیں مخاطب کو اس چیز کے علاوہ ملے جس کا وہ انتظار کرتا ہے، یا تو اسکا سوال کو چھوڑ دینے کے ذریعے، یا مخاطب کو اسکا سوال کے علاوہ وہ دوسرے سوال کا جواب دینے کے ذریعے، یا اسکا کلام کو اسکے مقصود کے علاوہ پر محمول کرنے کے ذریعے، یہ اشارہ کرتے ہوئے کہ مخاطب کیلئے یہی سوال کرنا زیادہ مناسب تھا، یا یہی معنی مراد لینا زیادہ مناسب تھا۔

مثال :- قال تعالیٰ: یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج۔

لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیئے کہ وہ لوگوں کیلئے اور حج کیلئے اوقات بتانے کا ذریعہ ہے۔

(وضاحت) اس میں لوگوں نے سوال چاند کے چھوٹے اور بڑے ہونے کے بارے میں کیا تھا مگر جواب لوگوں کو الگ دیا گیا۔

X —— X —— X

تاکید الذم بما یشبہ المدح

اس کی بھی 2 قسمیں ہیں

(1) مدح کی منفی صفت سے مذمت کی صفت کا استثناء کیا جائے۔

مثال: لَا فَضْلَ لِلقَومِ اِلَّا اَنَّهُم لَا يَعرِفُونَ لِلجَارِ حَقَّهُ

قوم میں کوئی فضل و کمال نہیں مگر یہ کہ وہ پڑوس کا حق نہیں پہچانتے۔

(وضاحت) اس میں صفت مذمت کو بیان کیا پھر حرف استثناء لا کر پھر مدح کی صفتِ کی دوبارہ نفی کر دی۔

(2) دوسری قسم یہ ہے کہ کسی شیٔ کیلئے مذمت کی صفت ثابت کی جائے، پھر اسکے بعد حرفِ استثناء لایا جائے جسکے بعد دوسری صفت ذم ہو۔

مثال: اَلْكَلَامُ كَثِيرُ التَّعقِيدِ سِوَى اَنَّهُ مُبْتَذَلُ الْمَعَانِي۔

کلام بہت زیادہ تعقید والا ہے سوائے اسکے کہ وہ گھٹیا معانی والا ہے

(وضاحت) اس میں پہلے صفتِ مذمت بیان کی پھر حرفِ استثناء لانے کے بعد دوسری صفتِ مذمت بیان کی۔

تاکید المدح بما یشبہ الذم و عکسہ

تاکید المدح بما یشبہ الذم کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) پہلی قسم یہ ہے کہ مذمت منفی صفت سے مدح کی صفت کا استثناء کیا جائے۔

مثال: وَلَا عَیْبَ فِیْہِ غَیْرَ اَنِّیْ قَصَدْتُہٗ

فَاَنْسَتْنِیَ الْاَیَّامُ اَھْلًا وَمَوْطِنًا

(وضاحت) یہاں پر شاعر نے مدح بیان کی ہے دوسرے شعر میں بھی اور آخر شعر میں بھی اور اس میں حرف استثناء کے بعد اسکی صفت کو اس انداز سے لایا کہ سب کو لگا کہ یہ مذمت بیان کرے گا۔

(2) دوسری قسم یہ ہے کہ کسی شیئ کیلئے مدح کی صفت ثابت کی جائے، اور اسکے بعد حرف استثناء لایا جائے جسکے بعد مدح کی دوسری صفت ہو۔

مثال: ھُمْ فُرْسَانُ الْکَلَامِ اِلَّا اَنَّھُمْ سَادَۃُ اِیْجَازٍ

(وضاحت) یہاں پر ایک صفت کے بعد حرف استثناء ذکر کیا پھر دوسری صفت بیان کی تو یہ دوسری قسم ہے۔

المقابلہ

مقابلہ اس کو کہتے ہیں کہ دو یا دو سے زیادہ معانی کو لایا جائے پھر ان کے مقابل معانی کو ترتیب وار لائے جائیں۔

مثال: إنّكم لتكثرون عند الفزع وتقلّون عند الطّمع۔

(وضاحت) اس میں پہلے دو معنی بیان ہوئے ہیں اور وہ کثرت اور تنگی ہے اور پھر ان کے مقابل کو ذکر کیا گیا ہے جو قلت اور خوش حالی ہے۔

حسن التّعلیل

حسن تعلیل یہ ہے کہ ادیب صراحتاً یا ضمناً کسی شئ کی معروف علت کا انکار کرے اور ایسی انوکھی علت لے آئے جو اسکی غرض کے مناسب ہو جیسا وہ قصد کر رہا ہے

مثال: مَا زُلزِلَت مِصرُ مِن کَیدٍ یُرادُ بِها
وإنّما رقصت من عدله طربا

(وضاحت) شاعر دعویٰ کر رہا ہے کہ مصر میں جو زلزلہ آیا وہ اس کے بڑے مکر سے نہیں پیدا ہوا جو مصر کے ساتھ کیا گیا۔ لیکن زمین نے ممدوح کا عدل دیکھا جو اطراف و جوانب میں عام ہے تو وہ مستی اور خوشی میں رقص کرنے لگی اور ہلنے لگی۔

ترجمہ: مصر میں زلزلہ اس کے بڑے مکر کی وجہ سے نہیں آیا جو مصر کیساتھ کیا گیا۔ لیکن یہ تو ممدوح کے عدل پر مستی میں جھوم رہی ہے

طباق

کلام میں کسی ایک شئی کو اسکی ضد کو جمع کرنے کا نام ہے۔ اسکی 2 قسمیں ہیں
(1) طباق ایجاب (2) طباق سلب

(1) طباق ایجاب: وہ طباق جس میں 2 ضدیں ایجاب و سلب میں مختلف نہ ہوں
مثال: قال تعالیٰ [أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ]
(وضاحت) یہاں "میتا فأحییناہ" ان دونوں کلموں میں طباق ایجاب ہے اسلئے کہ دونوں ضدیں آپس میں ایجاب و سلب میں مختلف نہیں ہیں۔

(2) طباق سلب: وہ طباق جس میں 2 ضدیں ایجاب و سلب میں مختلف ہوں۔
مثال: قال تعالیٰ [وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا]۔
(وضاحت) اسی آیت میں "لا یعلمون" اور "یعلمون" میں طباق سلب ہے، کیونکہ دو ضدیں سلب و ایجاب میں مختلف ہیں۔

سجع

تعریف

سجع: آخری حرف میں دونوں مصرعوں میں یا دونوں جملوں کو موافقت رکھنا اور اس میں افضل یہ ہے کہ وہ دونوں آخری الفاظ تعداد کے اعتبار اور ترتیب کے اعتبار سے برابر ہوں۔

مثال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

اس میں 2 جملے ہیں "مُنْفِقًا خَلَفًا" اور "مُمْسِكًا تَلَفًا" اور ان کا آخری ایک وزن پر ہے۔

محسنات معنویہ

توریہ: وہ ہے کہ متکلم ایک مفرد لفظ ذکر کرے جس کے 2 معنی ہوں، ایک قریبی معنی جو ظاہر بھی ہو لیکن وہ مراد نہ ہو اور دوسرا معنی بعید ہو جو پوشیدہ ہو، اور یہی مراد ہو۔

مثال: وھو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنھار

اس میں جرحتم کا بعید مراد ہے جو کہ گناہوں سے ارتکاب کرنا ہے۔

جنسِ غیر تام کی مثال: وقال تعالیٰ [وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ]

"وہ لوگ اس سے روکتے ہیں اور اس سے دور رہتے ہیں۔"

(وضاحت) یہاں "ینھون" اور "ینأون" میں جنسِ غیر تام ہے کیونکہ دونوں کلمے حروف کی نوع میں مختلف ہیں۔

اقتباس

اقتباس: وہ کلام نثر یا شعر میں قرآن کریم یا حدیث شریف کے کچھ حصے کو شامل کر لیا جائے اور یہ نا بتانا کہ یہ قرآن یا حدیث کا حصہ ہے۔ (نوٹ) اور یہ بھی جائز ہے کہ اقتباس کرنے والا اپنی طرف سے تھوڑا سا اس کلام میں خود سے تبدیلی کر دے۔

مثال: رَحَلُوا فَأَسْتُ مُسَائِلاً عَنْ دَارِهِمْ
أَنَا بَاخِعٌ نَفْسِي عَلَى آثَارِهِمْ

اس میں شعر کا دوسرا مصرعہ وہ قرآن شریف کی آیت ہے